REGD. No: L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

مدیر ۱۹۱۳ الاول ۱۳۸۱ ھ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ :- الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۰ ظہور ۱۳۴۰ ہش | ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۱۸ اگست بوقت ۱۰ بجے دن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۵ اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ مورخہ ۱۴ اگست کی صبح کو آپ کا بخار اتر گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے گلے میں خطرناک قسم کی انفکشن بتائی ہے۔ کھانسی کو نواب نسبتاً افاقہ ہے لیکن کمزوری بے حد ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت نواب صاحب موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے اور عمر میں برکت دے کہ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ انسان ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے

انسان کو چاہیئے کہ اسباب سے ضرور کام لے اور پھر نتیجہ کیلئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے

"جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اس کے عطا کردہ قوے کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خداداد قوے سے کام نہیں لیتے۔ اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ اور اس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں اور ایاک نعبد کے مفہوم سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ بغیر اس پر عمل کئے۔ ایاک نستعین کا ظہور چاہتے ہیں یہ ہرگز مناسب نہیں بلکہ جہاں تک ہو سکے اور انسان کے امکان اور طاقت میں ہو۔ رعایت اسباب ضرور کرنی چاہیئے لیکن ان اسباب کو اپنا معبود اور مشکل کشا قرار نہ دے۔ بلکہ ان سے کام لے کر پھر انجام کو تفویض الی اللہ کرے اور اس بات پر سجدات شکر بجا لانے کہ خدا نے اس کو وہ طاقتیں اور قوے عطا فرمائے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۶۷-۳۶۸)

مبلغین اسلام کے اعزاز میں خوش آمدید و الوداع کی مشترکہ تقریب

ربوہ :- مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۱ء کی سہ پہر کو کمیٹی روم تحریک جدید میں وکالت تبشیر کی طرف سے ان مبلغین اسلام کے اعزاز میں جن میں سے بعض حال ہی میں بیرونی ممالک سے واپس تشریف لائے ہیں اور بعض عنقریب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے باہر تشریف لے جانے والے ہیں خوش آمدید و الوداع کی ایک مشترکہ تقریب منعقد ہوئی۔ ان مبلغین اسلام میں مکرم جناب مولوی روشن الدین احمد صاحب بھی شامل تھے۔ جو مسقط میں گیارہ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ نیز جو مبلغین کرام بیرونی ممالک تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان میں مکرم مولوی عبد الخالق صاحب، مکرم قاضی مبارک احمد صاحب اور مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر شامل تھے۔

اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم نظام الدین صاحب نے کی بعد ازاں مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے وکالت تبشیر کی طرف سے مبلغین کی خدمت میں خوش آمدید و الوداع کا ایڈریس پیش کیا۔ ازاں بعد جملہ مبلغین کرام کی جوابی تقریروں کے بعد صدر جلسہ مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے مبلغین کرام سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ جس کے بعد یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

کیلئے

دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب علاج کی خاطر نیز جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کا دورہ کرنے کی غرض سے یورپ ہوتے ہوئے امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور آجکل آپ امریکہ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آپ خیریت کے ساتھ وہاں رہیں اور صحت و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۱ء

دوسروں کے خلاف سازش کون کرتا ہے

یہ خبر قارئین الفضل کی نظر سے گزری ہوگی کہ مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے پچھلے دنوں افریقہ وغیرہ ممالک کی سیاحت کے لئے رخت سفر باندھا تھا اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہوگا کہ اب وہ اس سفر پر نہیں جا رہے۔ اس کی وجہ چوہدری غلام محمد صاحب نے جو اس سفر خیر میں آپ کے ہمسفر ہونے والے تھے ایک طویل بیان میں واضح کی ہے۔ جو مودودی صاحب کے حامی ہفت روزہ ایشیا میں مندرج ہو کر شائع ہوا ہے۔ ذیل میں ہم اس بیان کا ایک ٹکڑا درج کرتے ہیں۔

"۳۔ ابھی یہ سلسلہ چل ہی رہا تھا کہ پاسپورٹ آفس کراچی سے مولانا کے پاس ایک خط آیا۔ کہ آپ اپنا پاسپورٹ تنقیح کے لئے فوراً بھیج دیجئے اور ایک پولیس مین بھی پاسپورٹ لینے کے لئے مولانا کے مکان پر گیا۔ چیف پاسپورٹ آفیسر نے مولانا کے پاسپورٹ پر سے افریقہ کے تمام ممالک اور مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک بشمول سعودی عرب خارج کر دیئے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ امریکہ یورپ اور مشرق بعید کے غیر مسلم ممالک کا اندراج مولانا کے پاسپورٹ پر موجود ہے۔ اور صرف افریقہ اور عالم اسلام کو اس سے خارج کر دیا گیا ہے۔ لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مولانا کا صرف مسلمان ملکوں میں جانا ناپسند کیا جا رہا ہے۔

۴۔ اس چیز سے ایک بات تو واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حکومت کو مولانا کے باہر جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (اور اس طرح سے یہ اندیشہ ختم ہو جاتا ہے کہ کسی خاص وجہ سے مولانا کو ملک سے باہر جانے سے روکا جا رہا ہے) بلکہ اصل اعتراض مسلمان ملکوں یا افریقہ جانے پر ہے۔ اب یہ بات قابل غور ہے کہ آخر وہ کون سی وجوہ ہیں جن کی بنا پر مسلمان ممالک میں اور افریقہ میں (جہاں وہ دعوت اسلام کے لئے تشریف لے جا رہے تھے) ان کو جانے سے روکا جا رہا ہے۔

بظاہر اس سوال کا کوئی جواب سمجھ میں نہیں آتا اور لازماً یہ شبہ ہوتا ہے۔ کہ یہ حرکت کسی ایسے عنصر کی ہے جو دعوت اسلام کے لئے مولانا کا افریقہ جانا اپنے لئے نقصان دہ سمجھتا ہے اور جو بالواسطہ یا بالواسطہ اپنی اثر کو استعمال کر کے اس خدمت کے کام میں روڑے اٹکا رہا ہے اور یہ بات ذہن کو آپ سے آپ قادیانیوں اور عیسائیوں کی طرف پھیر دیتی ہے۔ جو مولانا کے دورۂ افریقہ کو اپنے مخصوص مفادات کے لئے بڑا خطرہ سمجھتے تھے"

(ایشیا ۱۴ مئی ۶۱ء)

چوہدری غلام محمد صاحب مسلمانوں کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ مولانا مودودی اسلام پر جو احسان عظیم کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس میں قادیانیوں اور عیسائیوں نے روڑے اٹکا دیئے ہیں "قادیانیوں" کی بات تو ہم بعد میں لیں گے ہم عیسائیوں کے متعلق پہلے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ عیسائی تو خاص کر گزشتہ فسادات پنجاب میں احمدیوں کے خلاف مودودی صاحب کے دست و بازو بنے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک عیسائی لیڈر ظفر اقبال کا بیان مودودی صاحب کے سرکاری روزنامہ تسنیم ۲۶/۴/۵۳ میں بڑے طمطراق سے شائع ہوا تھا جس میں عیسائی لیڈر مذکور نے تحریک ختم نبوت کے حق میں نہایت زوردار دلائل دیئے تھے ملاحظہ ہو۔

"میں برادران ملت سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس دھوکے اور فریب میں نہ آئیں اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی تحریک کو زور شور سے جاری رکھیں وغیرہ وغیرہ"

گویا صاحب سے تو مودودی صاحب کا یارانہ خاص شہرت رکھتا ہے۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ عیسائیوں نے بھی مودودی صاحب کے سفر میں حائل ہونے کی ضرورت نہیں سمجھی ہوگی۔

دوسرا امر "قادیانیوں" کے متعلق ہے۔ دنیا یہ جانتی ہے کہ احمدی دل سے چاہتے ہیں کہ دوسری اسلامی جماعتیں بھی تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے میدان میں نکلیں۔ اور ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اس لئے اگر مودودی صاحب تبلیغ اسلام کے لئے جا رہے تھے تو حقیقت یہ ہے کہ

چشم ما روشن دل ما شاد

ہم سے زیادہ اس کی خوشی اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔ یہ درست ہے کہ ہم مودودی صاحب کے خود ساختہ تصور اسلام کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ایک بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ اصولاً اور عقیدۃً ہر جبر کو غیر اسلامی سمجھتی ہے اور مودودی صاحب سے ہمارا سب سے بڑا اختلاف ہی یہ ہے کہ آپ جبر کے قائل ہیں۔ اس لئے احمدیوں کے ایمان کے خلاف ہے کہ وہ مودودی صاحب کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے اور چوہدری غلام محمد صاحب کی یہ بدظنی بالکل بے بنیاد ہے اور

ان بعض الظن اثم

کے لحاظ سے ان کو گنہگار بناتی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ان کے اس بیان سے واضح ہے کہ ان کے پاس اس بدظنی کے لئے کوئی سہارا موجود نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے بعض ہم خیال دوستوں کی ہی یہ عادت ہے کہ وہ اسلام کے "لا اکراہ فی الدین" کے اصول کو نہیں مانتے۔ اور جبر سے اپنے نظریات دوسروں پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب جبکہ اقتدار پر ان کا قبضہ نہیں تھا۔ انہوں نے فساد فی الارض کے ذریعہ حکومت پاکستان کو مجبور کرنا چاہا کہ احمدیوں کو نعوذ باللہ "غیر مسلم اقلیت" قرار دے ڈالا جائے۔ تاکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تجدید احیائے دین کی جو تحریک اسلام میں شروع ہوئی ہے۔ وہ ان کی دانشمندانہ خود ساختہ نظریات کی بھینٹ چڑھ جائے۔

اس ذہنیت کا مودودی صاحب نے ایک طریق سے نہیں بلکہ کئی ذرائع سے اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۶ء میں لاہور میں جو مذاکرہ ہوا تھا۔ اور جس میں منتظمین نے چوہدری ظفر اللہ خاں کو ایک اجلاس کی صدارت کی درخواست کی ہوئی تھی۔ اور جس میں قاضی اسلم صاحب نے بھی ایک مقالہ اسلام پر پڑھا تھا مودودی صاحب نے سارا زور کر کے ان احمدی دوستوں کو شمولیت سے روکا تھا۔ ذیل میں ہم اس کے ثبوت میں کچھ حوالے پیش کرتے ہیں

"مجلس مذاکرہ کے سلسلہ میں چند مولوی صاحبان مضحکہ خیز سرگرمیوں میں مصروف رہے ہیں۔ ان میں سے افسوسناک ترین حرکت یہ تھی کہ بعض عربی علماء سے مل کر انہوں نے مولانا مودودی کے خلاف دل کا بخار نکالا۔ ان کا الزام یہ تھا کہ مولانا مودودی مرزائیوں کو مذاکرہ میں شامل رکھنے کی حمایت کر رہے ہیں۔ ایک مندوب نے اس عالمانہ نجویٰ کا تذکرہ ہمارے ایک رفیق سے کیا تو انہوں نے اصل پوزیشن واضح کی کہ مولانا مودودی نے خاموشی سے اس سلسلہ میں خاص سعی کی ہے کہ قادیانیوں کو الگ رکھا جائے تاکہ مذاکرہ کسی ناخوشگوار صورت سے دوچار نہ ہونے پائے۔ یہ خاموش کوشش اس ہنگامہ سے زیادہ کامیاب رہی ہے جو ان مولوی صاحبان نے مچا رکھا تھا"

(ایشیا ۱۶ جنوری)

لیکن مذاکرہ میں ہوا کیا وہ بھی ایشیا ہی کی زبانی سن لیجئے

"ان محترم بزرگوں نے اس نجویٰ کی شکل میں بڑی افسوسناک غلطی کا ارتکاب کیا ہے وہ اگر محض اپنا نقطہ نظر پیش کرتے اور مندوبین کو اس کا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے تو کسی کو بھی اعتراض نہ ہوتا انہوں نے معزز بھائیوں کے سامنے اپنی یہ تصویر پیش کی کہ ہم باہم دگر الجھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کی کاٹ کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کی یہ "خوبی" پہلے ہی رسوائے زمانہ ہے۔ اور اب ضرورت اس کی تلافی کی ہے۔ نہ کہ اسے مزید الم نشرح کرنے کی۔"

(ایشیا ۱۶ جنوری)

یہ تو تھا احمدیوں کے خلاف مولانا مودودی کا کارنامہ اب دوسرے علمائے اسلام کا شکوہ بھی سن لیجئے

"اس مجلس مذاکرہ کی مجلس منتظمہ میں مولانا مودودی صاحب بھی رکن تھے لیکن کسی عالم دین کو مولانا امین احسن اصلاحی کے سوا دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے ان دونوں حضرات کے سوا کسی پاکستانی عالم دین نے کوئی مقالہ پیش نہیں کیا۔ مولانا مودودی صاحب نے اپنا مقالہ اردو میں پڑھا۔ مسلم ممالک کے مندوبین متعجب تھے یہ مقالہ مندوبین کے لئے پڑھا گیا ہے یا لاہور کے معزز شہریوں کے لئے جو بطور سامعین ہال میں موجود تھے۔

اس مجلس مذاکرہ کی مجلس منتظمہ نے جس میں مودودی صاحب بطور رکن شریک تھے۔ پاکستان کے علمائے دین کو دعوت شرکت میں انتہائی بخل اور تنگ دلی سے کام لیا۔ ابتدا میں تو صرف جماعت اسلامی کے دو بزرگوں کو دعوت دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں جب لاہور کے جمہور نے تقاضہ کیا تو دوسرے اہل علم کو دعوت تو دی گئی۔ لیکن مجلس مذاکرہ کے شروع ہونے سے صرف دو دن پیشتر۔ ظاہر ہے کہ ان اہم مسائل پر جن کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں اس قدر مختصر عرصہ میں کوئی محققانہ مقالہ نہیں لکھا جا سکتا۔ اس لئے لاہور کے بعض علماء تو شریک ہی نہیں ہوئے اور بعض نے شرکت کی۔ لیکن کوئی مقالہ پیش نہ کر سکے"

(الاعتصام مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۷ء)

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

ملفوظات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مومن اگر چاہے تو اپنے ہر دنیوی کام کو بھی دینی رنگ دے سکتا ہے

فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعائیں سکھا کر ہمیں بتا دیا کہ اگر تم پر

نیکی کا دور

نہ بھی ہوگا تو یہ دعائیں پڑھنے سے تم پر نیکی کا دور آ جائے گا۔ تم کھانا کھا رہے ہوگے مگر تمہارا دماغ ذکر الٰہی کر رہا ہوگا۔ تم غسل کر رہے ہوگے مگر تمہارا دماغ ذکر الٰہی میں مصروف ہوگا۔ تم رفع حاجت کے لئے بیٹھے ہوگے مگر تمہارا دماغ ذکر الٰہی میں لگا ہوگا۔ یا تم اسی قسم کے اور کام کر رہے ہوگے تو دعائیں پڑھنے سے تمہارا دماغ ذکر الٰہی میں مصروف رہے گا۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کا ارشاد فرما کر ان کے معطل وقت کو بھی اعلیٰ بنا دیا۔ چنانچہ ادنیٰ طبقہ کی نیند بشرطیکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کرے بیداری سے بہتر ہوتی ہے اور

اعلیٰ طبقہ کی نیند

بھی بیداری سے بہتر ہوتی ہے مگر درمیانہ طبقہ کی نیند بیداری سے بہتر نہیں ہوتی۔ اس کی بیداری ہی نیند سے بہتر ہوتی ہے ادنیٰ طبقہ کی نیند بیداری سے اس لئے بہتر ہوتی ہے کہ وہ دن بھر اپنے دنیوی کاموں میں لگا رہتا ہے اور نیکی کی بات نہیں سوچتا مگر وہ سونے کے وقت ذکر الٰہی کرتا ہے اور اعلےٰ طبقہ کی نیند اس لئے بہتر ہوتی ہے کہ وہ جاگتے وقت بھی نیکی کا کام کرتا ہے اور نیکی کی باتیں ہی سوچتا ہے اور جب وہ سوتا ہے اور اس کا وقت فارغ ہوتا ہے تو بھی اس کا یہ وقت ضائع نہیں جاتا بلکہ نیکی کی باتیں اس کے دماغ میں آتی رہتی ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا اور اسے سچی خوابوں یا الہامات سے مشرف کرتا ہے مگر درمیانہ طبقہ کی بیداری اس لئے نیند سے بہتر ہوتی ہے کہ وہ جاگتے وقت تو کچھ نہ کچھ نیکی کا کام کرتا رہتا ہے مگر چونکہ اسے ایسا مقام حاصل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکلام ہو۔ اس لئے اس کی بیداری نیند سے بہتر ہوتی ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اپنی زندگی کے ہر حصے کو اچھا بنانے کی کوشش کرے۔ بیشک وہ دنیوی کام کرے لیکن اس کا دماغ نیکی کے متعلق سوچ رہا ہو۔

آخر کیا وجہ ہے

کہ وہ دنیا کا کام تو نہایت دل لگا کر کرے اور خدا کو بالکل بھلا دے صوفیاء کا قول ہے

دست در کار و دل بایار

یعنی ہاتھ کام میں لگے رہیں لیکن دل یاد الٰہی میں مصروف ہو اور یہ ایک ایسی بات ہے جس پر ہر شخص عمل کر سکتا ہے۔ دلی کے ایک بزرگ حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ تھے ان کو لڈو بہت پسند تھے ایک دن ان کے پاس کوئی شخص تحفۃً لڈو لایا تو انہوں نے اپنے ایک شاگرد کو بھی دیئے جوان کا مرید تھا اور وہی ان کے بعد آپ کا جانشین بھی بنا تھا۔ شاگرد نے جھٹ پٹ لڈو کھا لئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت مرزا مظہر جانجاناںؒ نے اس شاگرد سے پوچھا لڈو کہاں ہیں اس نے کہا چھوٹے چھوٹے تو لڈو تھے میں نے ایک ہی دفعہ منہ میں ڈال لئے تھے۔

مظہر جانجاناںؒ نے کہا

اس طرح لڈو نہیں کھائے جاتے اگر اب کہیں سے لڈو آئے تو میں تمہیں کھانے کا طریق بتاؤں گا دوسرے دن پھر کوئی شخص لڈو لے آیا حضرت مظہر جانجاناںؒ نے رومال بچھایا اور اس پر لڈو رکھ دئے اور کہا جس نے لڈو ہمارے لئے بھیجے ہیں اس کا بھی تو شکریہ ادا کرنا ضروری ہے ورنہ یہ ہمارے لئے حلال نہیں ہو سکتے یہ کہہ کر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ دیکھو یہ لڈو کس کس چیز کے بنے ہیں۔ ان میں میٹھا ہے میدہ ہے بالائی ہے اب دیکھو یہ میٹھا کس طرح بنا تھا ہزاروں زمیندار جیٹھ ہاڑ کی جھلسا دینے والی لوئیں ہل چلاتے رہے اور جسم کو جلا دینے والی گرمی میں گوڈی کرتے رہے پھر سخت جاڑے کی راتوں میں جب دوسرے لوگ اپنے اپنے مکانوں میں لحاف اوڑھے ٹھٹھر رہے ہوتے تھے زمیندار اپنی فصل کو پانی دیتے رہے بس ساری کیفیت بنا کر کہا یہ سب کچھ اس لئے ہوتا رہا کہ مظہر جانجاناں کیلئے جو لڈو بنیں گے ان کے لئے میٹھا تیار ہو جائے یہ کہہ کر

لڈو کا ایک ذرا سا ٹکڑا

توڑ کر منہ میں ڈال لیا۔ اور پھر کہنا شروع کیا کہ جس بیلنے میں گنے کا رس تیار ہوا تھا اور بیلنے کے اندر جو لوہا لگا تھا اس کو تیار کرنے والا لوہار کتنی تکلیفوں سے دوچار ہوا۔ سخت گرمی کے ایام میں جبکہ امراء خس کی ٹٹیاں لگائے پنکھوں کے نیچے بیٹھے بھی گرمی گرمی پکار رہے تھے تو لوہار بیچارا اس لوہے کو گرم کر کے آگ کے پاس بیٹھا کوٹ رہا تھا۔ اس کے جسم کے روئیں روئیں سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ مگر وہ لوہے کو کوٹتا جا رہا تھا۔ تاکہ وہ ہل کا پھالا تیار کر سکے۔ یا بیلنا بنا سکے۔ اس لئے کہ اس بیلنے میں یا اس ہل کے پھالے کے ذریعے وہ میٹھا تیار ہونے والا ہے جو مظہر جانجاناںؒ کے لڈوؤں میں ڈالا جائے گا یہ کہہ کر انہوں نے پھر ایک ذرا سا ٹکڑا لڈو کا توڑا اور منہ میں ڈال لیا۔ اور سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ کر

میدے کی سرگذشت

شروع کر دی اور ختم کرنے کے بعد ایک ذرا سا ٹکڑا لڈو کا منہ میں ڈال کر کئی بار سبحان اللہ پڑھا وہ سبحان اللہ پڑھتے جاتے تھے۔ اور ساتھ ہی کہتے جاتے تھے کہ خدا تعالےٰ کے ہم پر کتنے احسانات ہیں کہ ہم اپنے گھر میں آرام کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اور ادھر سینکڑوں اور ہزاروں آدمی ہمارے لئے میٹھا اور میدہ تیار کرتے رہے۔ غرض ابھی نصف لڈو بھی نہ کھایا تھا کہ عصر کی اذان ہو گئی اور لڈو وہیں رکھے رہ گئے اور وہ نماز کے لئے چلے گئے پس

اصل طریق یہی ہے

کہ ہر کام کے کرتے وقت انسان خدا تعالیٰ کو یاد کرتا رہے اور اس کی نعمتوں اور احسانات کا شکر بجا لاتا رہے مولوی عبدالکریم صاحبؓ بڑی مسجد سے کسی نوجوان کو بھیج کر مٹی کے لوٹے میں پانی منگوایا کرتے تھے کیونکہ بڑی مسجد والے کنویں کا پانی باقی کنوؤں سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ مجھے ان کی یہ بات اچھی طرح یاد ہے اور اس کا گہرا نقش میری طبیعت پر ہے کہ جب وہ پانی پی رہے ہوتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایسا فالودہ پی رہے ہیں جس میں برف بھی ہے میٹھا بھی ہے۔ ۔ ۔ بھی ہے اور خوشبوئیں بھی پڑی ہیں۔ ان کو پانی کے اس گلاس میں اتنا لطف آتا تھا کہ وہ ہر گھونٹ کے بعد ٹھہر ٹھہر کر سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھتے تھے گویا وہ اس پانی کو ہی اللہ تعالےٰ کی بیش بہا نعمت سمجھتے تھے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ ان کا یہ طریق قابل رشک تھا مگر اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں۔ جن کا شکریہ ادا ہی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم ہر روز بعض نظارے دیکھتے ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر اتنے خوش ہوتے ہیں کہ بیسیوں اعلےٰ کھانے کھا کر بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ ان نظاروں کو دیکھ کر ہم اپنے جسم میں راحت محسوس کرتے ہیں۔ پہاڑوں پر شملہ یا کشمیر وغیرہ جگہوں پر جا کر اور وہاں کے نظارے دیکھ کر انسان بڑی لذت پاتا ہے۔ ہوا ایک ہے۔ مگر مختلف جگہوں میں اس کے اثرات مختلف ہیں پانی ایک ہے۔ مگر ہر جگہ اس کا ذائقہ اور اثر الگ الگ ہے کسی جگہ پانی میٹھا ہوتا ہے اور کسی جگہ کا نمکین اور یہ سب خدا کی نعمتیں ہیں اگر انسان اپنے آپ کو ان نعمتوں کا شکر گذار بنا لے تو اس کے سارے کام عبادت بن جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک قصہ سنایا کرتے تھے

کہ کوئی شخص اپنے کسی دوست کے لئے روزانہ کھانا لے جایا کرتا تھا اور ایک دریا کو عبور کر کے جانا پڑتا تھا۔ ایک دن وہ شدید بیمار ہوا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ یہ پلاؤ لے جاؤ اور فلاں آدمی کو دے آؤ۔ وہ کہنے لگی رستہ میں دریا پڑتا ہے اگر کوئی کشتی نہ مل سکی تو میں کیا کروں گی خاوند نے کہا دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دعا کرنا کہ میں تمہیں اس شخص کا واسطہ دیتی ہوں جس نے کبھی کسی عورت کو نہیں چھوا چنانچہ وہ پلاؤ لے کر گئی اور اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت کوئی کشتی وہاں موجود نہ تھی اس نے دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ میں تجھے اس آدمی کا واسطہ دیتی ہوں جس نے کبھی کسی عورت کو نہیں چھوا یہ کہنا تھا کہ

ایک کشتی نمودار ہوئی

اور وہ عورت اس میں بیٹھ کر پار ہو گئی وہ اس بزرگ کے پاس پہنچی اور اس کو پلاؤ دیا وہ پلاؤ اتنا تھا کہ تین آدمیوں کا پیٹ اس سے بھر سکتا تھا۔ مگر وہ بزرگ سارا پلاؤ کھا گئے عورت جب واپس ہونے لگی تو خیال آیا کہ آتے کے لئے تو میں نے اپنے خاوند سے پوچھ لیا تھا

ابھی واپسی پر کونسا طریق اختیار کروں گی یہ سوچ کر اس بزرگ سے کہا میں نے آتی دفعہ تو اس طرح دریا کو عبور کیا تھا۔ اب واپس کیسے جاؤں بزرگ نے کہا۔ دریا کے کنارے کھڑے ہو کر میرا نام لینا اور کہنا فلاں شخص جس نے کبھی ایک دانہ چاول کا بھی نہیں کھایا ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ مجھے دریا سے پار پہنچا دیا جائے۔

چنانچہ اس نے اسی طرح کیا اور ایک کشتی اس کے پاس پہنچ گئی اور وہ اس میں بیٹھ کر پار ہو گئی۔ خاوند کے پاس پہنچ کر اس سے پوچھنے لگی کہ خدا تعالیٰ کی باتیں بھی عجیب معلوم ہوتی ہیں تم کہتے تھے کہ میرا نام لینا اور کہنا تجھے فلاں آدمی کا واسطہ دیتی ہوں جس نے کبھی عورت کو نہیں چھوا حالانکہ تم نے مدت سے میرے ساتھ شادی کی ہوئی ہے۔ اور میں اس طرح دریا سے پار ہو گئی تھی۔ ادھر اس بزرگ نے تین آدمیوں کا پلاؤ ایک بار کھالیا اور کہا میرا نام لینا اور کہنا تجھے فلاں آدمی کا واسطہ دیتی ہوں جس نے کبھی چاول کا ایک دانہ بھی نہیں چکھا چنانچہ میں واپسی پر یہی کہہ کر ادھر پہنچ گئی ہوں۔ آخر اس میں بھید کیا ہے۔ خاوند نے کہا میں نے تمہارے ساتھ اپنی خواہش سے شادی نہیں کی بلکہ اس لئے کی ہے کہ

یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے

پس میں نے شادی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کی بجا آوری کی ہے۔ اسی طرح میرا بزرگ دوست اس لئے کھانا نہیں کھاتا کہ وہ اپنے نفس کو پالتا ہے۔ بلکہ وہ اس لئے کھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ کھاؤ اور خواہش ہو۔ پس اس کا کھانا نفس کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کے لئے ہے۔ ورنہ میں مجرد رہ سکتا تھا اور میرا بزرگ دوست فاقوں مرنے کو تیار تھا۔ ہم نے چونکہ نیت بدل دی تھی۔ اس لئے میری شادی اور اس کا کھانا خدا تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہو گئی اور خدا تعالیٰ اس بات کو خوب سمجھتا ہے کہ میں نے بیاہ نہیں کیا۔ اور میرے بزرگ دوست نے کبھی کھانا نہیں کھایا۔ کیونکہ ہمارا فعل خدا کے حکم سے ہے نہ کہ اپنی مرضی سے۔ پس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا

روٹی کھانا بھی عبادت میں شامل

ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی نماز بھی عبادت نہیں ہوتی۔ ایک کامل مومن چونکہ اس لئے کھانا کھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اس لئے اس کا یہ فعل عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مومن اس لئے پانی پیتا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے۔ یا وہ اس لئے سوتا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے وہ اس لئے سفر کرتا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور چونکہ وہ ان تمام افعال کو خدا کا حکم سمجھ کر کرتا ہے اس لئے گو یہ افعال بظاہر دنیوی نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ نیکی میں شامل ہیں۔

یہی وجہ ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو سوائے اس کے کہ وہ کھانا مضر صحت ہو آپ تناول فرمایا کرتے تھے ہاں اگر مضر صحت ہوتا تو لانے والے سے تو کچھ نہ کہتے۔ البتہ اس کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا کرتے۔ کبھی انہیں کہتے تھے کہ یہ کھانا خوب ہے۔ یا اس میں نمک زیادہ ہے یا مرچ کم ہے اس زمانہ میں جو روزانہ میاں بیوی کے درمیان لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں کہ آج ہانڈی میں نمک زیادہ ہے یا ہلدی زیادہ ہے یا فلاں چیز کم ہے یہ سب جھگڑے نفس پرستی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ غرض مومن اگر چاہے تو وہ اپنے ہر دنیوی کام کو بھی عبادت بنا سکتا ہے اور اگر انسان چاہے تو اپنی عبادات کو بھی خراب کر سکتا ہے۔

کامیابی

مکرم کرنل حبیب احمد صاحب بنوں کے صاحبزادہ شاہد نسیم احمد صاحب اور زاہد نعیم احمد صاحب نے امسال ایف ایس سی اور میٹرک کے امتحانات فرسٹ ڈویژن میں پاس کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کرنل صاحب مکرم کے دونوں بچوں کی کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

مکرم کرنل صاحب نے اس خوشی میں دس مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے خسر محترم صوفی محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالرحمت شرقی شدید بیمار ہیں تشنج کی کیفیت طاری ہے۔ میو ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے (قاضی مبارک احمد شاہد)

(۲) مکرم مرزا کرم دین صاحب ۲۸ ڈی باغ محلہ جہلم کی اہلیہ صاحبہ بوجہ بواسیر چند دنوں سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خلدین کلرک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ دینے میں اپنا ہی فائدہ ہے

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ - ناظر بیت المال - ربوہ)

"اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو۔ تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے"۔ (مسیح موعود۔ تبلیغ رسالت۔ جلد دہم صفحہ ۵۵)

"تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے" یعنی اس مامور من اللہ کی اعانت کے لئے تم سے جو خدمت طلب کی جاتی ہے۔ یا جو خدمت تم بجا لاتے ہو اس میں تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ یہ تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخصوص نہیں بلکہ تمام نبی اور مامور اپنے ماننے والوں کو یہی سمجھاتے رہے ہیں کہ ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں طلب کی جاتی ہیں ان میں تمہاری اپنی بہبودی اور نجات ہی مدنظر ہوتی ہے۔ اگر تم اپنا مال اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے خرچ کرو گے تو مختلف طریقوں سے اس کا نفع خود تمہیں اور تمہاری اولادوں کو پہنچے گا۔ اگر تم خدا کے رسول اور اس کے مشن کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں لڑاؤ گے تو اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے پاکیزہ اور پُر امن زندگی کی بنیادیں استوار کرو گے۔ غرض جب بھی اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اپنا رسول کھڑا کرے اور اس طرح تمہارے لئے اس کی امداد اور خدمت کا موقعہ مہیا کرے تو اسے اپنے اوپر ایک بہت بڑا فضل اور احسان سمجھو۔ اور اس کی قدر کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے جو احکام یہ رسول لاتا ہے انہیں کے ذریعہ تمہاری کمزوریاں اور گندگیاں دور ہو کر تمہارے لئے ترقی کے راستے کھلیں گے انہیں کے ذریعہ تم عقل اور تہذیب کا جامہ پہن سکو گے اور اسی مامور کے لائے ہوئے نشانوں کے ذریعہ تم اس ضلالت اور گمراہی سے مخلصی پا سکو گے جس میں تم اس رسول کے آنے سے پہلے گرفتار تھے۔ چنانچہ سورۃ آل عمران ع ۱۷ میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یقیناً یقیناً احسان کیا ہے۔ جب اس نے انہیں میں سے ان کے درمیان ایک رسول کھڑا کیا۔ جو انہیں اس کے نشان (احکام) پڑھ کر سناتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

۲- پس اس احسان کی قدر کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ اس کی تابعداری اختیار کرو اور اپنے مال اور جانیں اس کی راہ میں لگا دو اس میں تمہاری بہتری ہوگی۔ ان کاموں کا فائدہ تمہاری جانوں کو ہی پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ تغابن ع ۲ میں فرمایا ہے:-

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ:- تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک آزمائش (کا ذریعہ) ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر ہے۔ پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کی بات سنو۔ اور اس کی اطاعت کرو اور (اپنے مال اور جانیں اس کی راہ میں) خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہارے اپنے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔

پھر سورہ بقرہ ع ۳۷ میں فرمایا:-

لَيْسَ عَلَيْكَ ھُدٰىھُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ:- انہیں ہدایت دینا تیرے ذمہ نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جو مال بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ تو اس کا فائدہ تمہاری اپنی جانوں کو ہی پہنچیگا اور حقیقت یہ ہے کہ تم خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہی یہ خرچ کرتے ہو۔ پس جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا واپس کر دیا جائے گا اور تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ اسی طرح سورۃ فاطر کے تیسرے رکوع میں فرمایا:۔

یا یہا الناس انتم الفقراء الی اللّٰہ ج واللّٰہ ھو الغنیّ الحمیدہ ان یّشا یذھبکم ویات بخلق جدیدہ وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیزہ ولا تزر وازرۃ وّزر اخرٰی ط وان تدع مثقلۃ الٰی حملھا لا یحمل منہ شیءٌ ولو کان ذا قربٰی ط انّما تنذر الّذین یخشون ربّھم بالغیب واقاموا الصلوٰۃ ط ومن تزکّٰی فانّما یتزکّٰی لنفسہ والی اللّٰہ المصیرہ ما یستوی الاعمٰی والبصیرہ ولا الظّلمات ولا النّورہ ولا الظّلّ ولا الحرورۃ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ط انّ اللّٰہ یسمع من یّشاء وما انت بمسمع مّن فی القبورہ

ترجمہ:۔ اے لوگو تم ہی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں بلکہ سب تعریفوں کا مالک ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو تباہ کردے اور ایک نئی مخلوق پیدا کردے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ پر ہرگز دشوار نہیں۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ اور اگر کوئی بوجھ سے دبی ہوئی (ہستی) اپنے بوجھ کے اٹھانے کے لئے کسی کو پکارے تو اس کا ذرا سا بوجھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا۔ خواہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ تو صرف ان لوگوں کو ہی ہوشیار کرسکتا ہے جو تنہائی میں بھی اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور نمازیں با شرائط ادا کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے۔ تو اس کی پاکیزگی کا فائدہ اسی کی جان کو پہنچتا ہے۔ اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتے۔ اور نہ ہی اندھیرے اور روشنی۔ اور نہ ہی سایہ اور دھوپ اور نہ ہی زندے اور مردے (برابر ہوسکتے ہیں) اللہ تعالیٰ تو جسے چاہے (اپنی باتیں) سنوا سکتا ہے۔ لیکن تو ان لوگوں کو (اپنی باتیں) نہیں سنا سکتا۔ جو (جہالت اور گناہ کی) قبروں میں (دبے پڑے) ہیں۔

۴۔ یہ کہ اچھے اعمال کا فائدہ انسان کی اپنی ذات کو ہی پہنچتا ہے اور برے عملوں کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑے گا۔ یہ ایک اٹل حقیقت ہے اور قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوٹ کوٹ کر یہ حقیقت اپنے بندوں کے دل و دماغ میں جاگزین کرنا چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار مختلف نیکیوں اور بدیوں کا نام لے کر اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے چنانچہ فرمایا:۔

(۱) یا یہا الناس قد جاءکم الحقّ من رّبّکم ج فمن اھتدٰی فانّما یھتدی لنفسہ ج ومن ضلّ فانّما یضلّ علیھا ج وما انا علیکم بوکیل

(یونس رکوع ۱۱)

ترجمہ۔ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آگیا ہے۔ پس جو شخص ہدایت اختیار کرے۔ تو وہ اپنی جان ہی کے فائدہ کے لئے ہدایت اختیار کرتا ہے۔ اور جو اس راہ سے بھٹک جاتے۔ تو اس کا بھٹکنا اس کی جان پر ہی ایک وبال ہوگا۔ اور میں تمہارا کوئی ذمہ دار نہیں ہوں

(۲) اقرا کتٰبک ط کفٰی بنفسک الیوم علیک حسیباہ من اھتدٰی فانّما یھتدی لنفسہ ج ومن ضلّ فانّما یضلّ علیھا ج ولا تزر وازرۃ وّزر اخرٰی ط وما کنّا معذّبین حتّٰی نبعث رسولاہ

(بنی اسرائیل رکوع ۲)

ترجمہ۔ تو اپنی کتاب خود ہی پڑھ کر دیکھ لے۔ آج تیرا نفس ہی تیرا حساب لینے کے لئے کافی ہے (پس یاد رکھو کہ) جو شخص ہدایت کو قبول کرے گا۔ اس کا ہدایت پانا اسی کی ذات کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور جو گمراہ ہوگا تو اس کا گمراہ ہونا اسی کے خلاف پڑے گا۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ اور ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

۳۔ ومن جاھد فانّما یجاھد لنفسہ ط انّ اللّٰہ لغنیّ عن العالمین

(عنکبوت رکوع ۱)

اور جو شخص کچھ کوشش کرتا ہے تو اس کی جدوجہد کا فائدہ اسی کی ذات کو پہونچتا ہے اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے

۴۔ قد جاءکم بصائر من رّبّکم ج فمن ابصر فلنفسہ ج ومن عمی فعلیھا ط وما انا علیکم بحفیظ ہ

(انعام رکوع ۱۳)

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلائل آگئے ہیں۔ اب جس شخص کی آنکھیں کھل جائیں تو اس کا فائدہ اسی کی ذات کو پہونچے گا۔ لیکن جس کی آنکھیں بند رہیں تو اس کا نقصان اسی کی جان کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اور میں تمہارا محافظ تو نہیں ہوں۔

(۵) من عمل صالحًا فلنفسہ ومن اساء فعلیھا وما ربّک بظلّامٍ للعبیدہ

(حٰم سجدہ ع ۶)

ترجمہ۔ جو شخص ایمان کے مطابق عمل کرے تو اس کا فائدہ اس کی جان کو پہونچتا ہے۔ اور جو بداعمالی کرے اس کا عذاب بھی اسی پر نازل ہوتا ہے۔ اور تیرا رب اپنے بندوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا

(۶) ان احسنتم احسنتم لانفسکم قف وان اساتم فلھا (بنی اسرائیل ع ۱)

ترجمہ۔ اگر تم نیکوکار بنوگے تو نیکوکار بن کر اپنی جانوں کو ہی فائدہ پہنچاؤگے۔ اور اگر تم برے اعمال کروگے۔ تو بھی اپنی جانوں کے لئے ہی برا کروگے۔

(۷) ھاانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللّٰہ ج فمنکم من یّبخل ج ومن یّبخل فانّما یبخل عن نفسہ ط واللّٰہ الغنیّ وانتم الفقراء ط وان تتولّوا یستبدل قومًا غیرکم ثمّ لا یکونوا امثالکمہ (محمد ع ۴)

ترجمہ۔ تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے لیکن تم میں سے بعض بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو بھی بخل سے کام لے گا وہ اپنی جان سے ہی بخل کرے گا (یعنی بظاہر تو وہ دوسروں کی امداد اور اعانت سے اپنا ہاتھ روکتا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دراصل وہ اپنے آپ کو ان عظیم الشان فوائد سے محروم کر رہا ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے نتیجہ میں اسے حاصل ہوسکتے تھے) ورنہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم (اس کے مشن سے اسی طرح) منہ موڑ رکھوگے۔ تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کرلے آئے گا۔ اور وہ تمہاری طرح سستی کرنے والے نہیں ہوں گے۔

(۸) ولقد اٰتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للّٰہ ومن یّشکر فانّما یشکر لنفسہ ومن کفر فانّ اللّٰہ غنیٌّ حمیدہ

(لقمٰن ع ۲)

ترجمہ۔ اور ہم نے لقمان کو حکمت (دانائی) سکھائی تھی (اور کہا تھا) کہ اللہ کا شکر ادا کر۔ کیونکہ جو شخص بھی احسان مندی کا اظہار کرتا ہے۔ تو اس کا فائدہ اسی کی ذات کو پہونچتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً بے نیاز اور بڑی حمد والا ہے۔

(۵) پس یقین کیجئے کہ آج جو خلیفۂ وقت (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) آپ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ انجمن کی آمد کا بجٹ ۲۵ لاکھ تک پہونچائیے اس میں آپ کا ہی بھلا ہے۔ اور پھر یہ کہ اس غرض کے لئے قربانیوں کے موجودہ معیار میں کوئی ازدیاد نہیں کی گئی۔ مطالبہ صرف یہ ہے کہ جو نادہند ہیں انہیں دہندہ بنائیے اور جو لوگ معقول قدر اور باقاعدہ اجازت کرنے کے بغیر بے شرح چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان سے باشرح وصولی کا انتظام کیجئے۔ اور جو بقایادار ہیں انہیں اپنے بقائے ادا کرنے پر آمادہ کیجئے۔ تا ہم سب ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح یکجان ہوکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں۔ اور اس کی محبت کے قابل بن جائیں۔

اپنے اموال کو بڑھائیے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے"۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم ص ۵۴)

اس خوشخبری کے پیش نظر تحریک جدید کا چندہ ادا فرماکر آپ اپنے اموال کو بڑھا سکتے ہیں۔ پس کسی مخلص احمدی کو اس طریق سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مرکز سلسلہ میں تجارت کی نیت سے نہیں آنا چاہیئے

ایک مرتبہ کسی نے کہا کہ میں تجارت کے لئے یہاں آنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"یہ نیت فاسد ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے اور اصلاح عاقبت کے لحاظ سے یہاں رہنا چاہیئے۔ نیت تو یہی ہو۔ پھر اگر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو تو حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے شہر موزوں نہیں؟ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے وہ خدا کا فضل سمجھو"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا ارشاد مبایعین کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ ان کو مرکز سلسلہ میں کس نیت سے آنا چاہیئے۔ اور جو احباب مرکز میں رہتے ہیں ان کو سمجھنا چاہیئے کہ مرکز میں رہتے ہوئے انہیں دین کو مقدم کرنا چاہیئے۔ فافہم

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

مختلف اصحاب کے نام الفضل جاری کرنیوالے

احمدی احباب

(قسط نمبر ۴)

محترمہ عنیت بی بی صاحبہ کھاریاں ضلع گجرات ۔ — کسی مستحق کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر
مکرم محمد سلیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں ۔ — " " "
محترمہ نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ مکرم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ۔ وکیل کھاریاں ۔ — " " "
مکرم کیپٹن محمد ایوب صاحب کھاریاں چھاؤنی ۔ — سال بھر کے لئے روزانہ پرچہ کسی کے نام
" میجر غلام رسول صاحب ورک — " " "
" چوہدری سلطان احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ۔ — کسی دوست کے نام خطبہ نمبر
" ڈاکٹر اعظم علی صاحب گجرات شہر ۔ — ایک دوست کے نام تین ماہ کے لئے روزانہ پرچہ
" راجہ علی محمد صاحب — " ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر
" چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گجرات شہر — " " "
" چوہدری منیر احمد صاحب — " چھ ماہ کے لئے کسی کے نام خطبہ نمبر
" میاں محمد عمر صاحب — " سال بھر کے لئے " "
" چوہدری عبد العزیز صاحب — " " " "
محترمہ استانی برکت بی بی صاحبہ جیانہ گجرات — دو مستحق اصحاب کے نام خطبہ نمبر ۔
مکرم ڈاکٹر عبد المغنی خان صاحب — " ایک دوست کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر ۔
" چوہدری برکت علی صاحب — " تین ماہ کے لئے ایک لائبریری کے نام روزانہ پرچہ
" غلام سرور صاحب رضاء — " " " "
مکرم میاں برکت علی و غلام احمد صاحبان سوداگران چرم وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ — پانچ مستحق اصحاب کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر ۔
" ڈاکٹر ایس ایم عبد اللہ صاحب ملگوارا وزیر آباد ۔ — دو مستحق اصحاب کے نام خطبہ نمبر
" عنایت اللہ صاحب فاروق ٹکری نظام آباد — دو مستحق " "
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب وزیر آباد — ایک مستحق " "
مکرم چوہدری فیض احمد صاحب وزیر آباد ۔ — دو مستحق " "
" مولوی محمد ابراہیم صاحب سوہاوہ والے ۔ — دو مستحق " "
لجنہ اماء اللہ وزیر آباد — ایک مستحق کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر

(مینیجر روزنامہ الفضل)

(۴) میرے دادا جان ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری محمد نواز خان)

(۵) خاکسار کی نانی جان عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمود احمد نبی سر روڈ (سندھ))

طلباء کے لئے نیک نمونے

(۱) عزیزم محمد طفیل صاحب ابن مکرم میاں بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔ "ہم چار بہن بھائیوں نے اس سال بی اے اور میٹرک کے امتحانات دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو بھائی بی اے میں اور دو بہن بھائی میٹرک میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس خوشی میں مبلغ دس روپیہ مساجد بیرون کی تعمیر کے سلسلہ میں افسر صاحب خزانہ کی خدمت میں منی آرڈر کر رہے ہیں"

(۲) عزیزم حمید احمد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔
"خدا تعالیٰ کے فضل سے میں بی اے کے امتحان میں اچھے نمبروں پر پاس ہوا ہوں اس خوشی میں میں مساجد بیرون کی مد میں دس روپیہ بھیج رہا ہوں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کو چاہیئے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس فرمودہ ارشاد پر کہ:۔

"خوشی کے موقعوں پر بطور شکرانہ مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر دو عزیزان محمد طفیل و حمید احمد اور ان کے بہن بھائیوں کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے پیش خیمہ بنائے اور ہمیشہ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید

فوری ضرورت

ہمیں اپنے فارم (علاقہ سابق سندھ) میں کام کرنے کے لئے اچھے تجربہ کار دیانتدار اور تعلیم یافتہ (کم سے کم تعلیم میٹرک) زمیندارہ کام سے پوری طرح واقف اور زمیندارہ کام کروانے کا تجربہ رکھنے والے مینیجرز کی ضرورت ہے۔

اسی طرح زمیندارہ حساب کتاب رکھنے والے تجربہ کار دیانتدار محنتی (جن کی تعلیم کم سے کم میٹرک ہو) اکونٹنٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ اکونٹنٹس صاحبان کو شخصی معقول ضمانت دینی ہوگی۔ خواہشمند احباب اپنے اپنے حلقہ کے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر فوری بھجوا دیں۔

انچارج ایم این سنڈیکیٹ ربوہ۔ ضلع جھنگ

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم رفیق احمد بھٹی سیکرٹری مال کے ہاں مورخہ ۲۶/۷ بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام سیف الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (میں غلام رسول بھٹی صدر جماعت احمدیہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر)

درخواستہائے دعا

(۱) میری نسبتی بہن چار پانچ ماہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ کافی علاج کیا جا رہا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد امین محلہ غشیاں بنوں)

(۲) میرے دو نواسے اختر حسین خان بی اے فرسٹ ایئر اور عزیزم شوکت حسین خان ایف ایس سی میں کامیاب ہوئے ہیں اور شوکت حسین خان نے ملٹری کمیشن کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کو ہر قسم کی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

نیز خاکسار کی صحت عرصہ سے خراب ہے۔ احباب میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(محمد حسین خان ضلعدار نہر سرگودھا)

مکرم خان صاحب نے چار مستحقین کے نام خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کروایا ہے (مینیجر)

(۳) خاکسار نے ستمبر ۱۹۶۱ء میں ایک امتحان دینا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان دین سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (طاہر از لاہور)

مسجد محلہ دار الیمن ربوہ کا سنگِ بنیاد

سنگِ بنیاد رکھنے کی رسم مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائی

ربوہ ۱۹ اگست۔ کل یہاں بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الیمن کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں محلہ دار الیمن میں رہائش رکھنے والے احباب کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ سنگِ بنیاد رکھنے کی رسم قائمقام امیر مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے اپنے ہاتھ سے بنیاد میں وہ اینٹ نصب کی جس پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کرائی گئی تھی بعد ازاں آپ نے ایک اور اینٹ بنیاد میں رکھی ازاں بعد علی الترتیب حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب اور مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اینٹیں نصب کیں بعدہ محلہ میں رہائش رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابی محترم حاجی فضل الٰہی صاحب بھیروی اور محترم میاں مولا بخش صاحب نیز محلہ کے عہدیداران میں سے مکرم قاضی محمد منیر صاحب صدر محلہ اور مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب صدر مسجد کمیٹی نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں آخر میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے اختتام پر تمام حاضر احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

یہ مسجد بہت پختہ بنیادوں پر تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس پر تین گنبد بھی تعمیر کئے جائیں گے اس لحاظ سے یہ مسجد بفضلہ تعالیٰ ربوہ کی خوبصورت ترین مسجدوں میں شمار ہوگی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تکمیل کے جلد سامان فرمائے اور یہ اہل محلہ کی روحانی اور جماعتی تربیت کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہو۔ آمین

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری عبد الکریم صاحب شاہ کا ٹھ گڑھی مربی ضلع سرگودہا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ بجے بروز جمعۃ المبارک بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے امۃ الحکیم تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور کی نواسی ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و عافیت کے ساتھ صالح زندگی نصیب کرے۔ اور ہمارے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(عبد العزیز خان سمھ ٹوانہ سرگودہا)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ملاحظہ کیا آپ نے مولانا مودودی کی سازشی ذہنیت کا۔ اب لیجئے ایک غیر جانبدار مذاکرہ کے تماشائی کا جائزہ خود مودودی صاحب اور ان کے دوستوں نے جو مذاکرہ میں منظر دکھایا اس کے متعلق۔

"پاکستان کے چند مندوبین نے بھی اپنے مقالات پیش کئے ان میں سے ایک مقالہ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا تھا۔ اور دوسرا غلام احمد پرویز صاحب کا توقع تھی کہ مولانا اپنا مقالہ عربی میں پڑھیں گے مولانا کی علمی شہرت اور مسلمان علماء کا یہ اجتماع بھی اس بات کا متقاضی تھا۔ اس روز ہال اور گیلریوں میں جماعت اسلامی کے اراکین بڑی تعداد میں موجود تھے۔ تماشائی کی توقع پوری نہ ہوئی اور مولانا نے اردو میں مقالہ پڑھا اور ان کی جماعت نے مقالہ پڑھا جانے کے درمیان تالیاں بجا بجا کر خوب داد دی۔ یہ داد چونکہ غیر معمولی تھی اس لئے مندوبین ابتداء میں تو کچھ نہ سمجھے۔ لیکن پھر جب سمجھ گئے تو مسکراتے رہے۔

وقت ختم ہونے کی گھنٹی بجی اور مولانا جانے لگے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے چلا کر کہا مقالہ پورا کیجئے۔ اس کی تائید میں کئی اور آوازیں آئیں۔ خود مولانا بھی رک گئے۔ لیکن اس اجلاس کی چیئرمین محترمہ مس لیمٹن نے وقت دینے سے انکار کردیا۔ اور اس سختی سے انکار کیا کہ مولانا صاحب کو سر تسلیم خم کرنا پڑا تھوڑی دیر کے بعد "تالیاں باز حاضرین" تشریف لے گئے۔"

(قندیل ۱۹ جنوری)

اب چوہدری غلام محمد صاحب بتائیں کہ سازش کر کے دوسروں کے راستہ میں روڑے اٹکانے کے فن میں کون طاق ہے آپ یا احمدی؟ ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مودودی صاحب ہر کام میں جس میں انہوں نے تعلق رکھا ہے۔ آج تک بری طرح ناکام ہوتے رہے ہیں انکے نظریات اول سے لے کر آخر تک لادینی اور دین فطرت کے عین مخالف ہیں اس لئے ہمیں انسے کسی قسم کا خوف نہیں ہے اور نہ اسلام کو ان سے کوئی خطرہ ہے۔ پھر اگر ان کو واقعی تبلیغ اسلام کا شوق ہے تو یورپ اور امریکہ کے دروازے ان کے لئے کھلے ہیں وہ بڑی خوشی سے اپنا شوق پورا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی زمین وسیع ہے۔ آخر اسلام کا نام مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں ہی سازشوں کے لئے تو نہیں رہ گیا مغرب بھی اس نعمت کا حقدار ہے ؎

ایں گوئے لست وایں چوگان

درخواستِ دعا

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں اطلاع شائع ہو چکی ہے میرے ایک مخلص رفیق کار مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل او۔ٹی تین چار ماہ سے معدے کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پچھلے دنوں میو ہسپتال لاہور میں ان کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب بہت نیک اور صالح نوجوان ہیں اور تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے کامیاب اساتذہ میں سے ہیں۔ میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم ماسٹر صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین +

کامیابی

برادرم رفیق احمد بٹ نے امسال گورنمنٹ کالج راولپنڈی سے ایف۔ ایس سی (میڈیکل) کا یونیورسٹی امتحان پاس کیا ہے۔ نیز عزیزہ جمیلہ ظفر نے بھی ایف۔ ایس سی (میڈیکل) کے یونیورسٹی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور وہ سکالرشپ کی مستحق قرار پائی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کی یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ بھی ترقیات سے نوازے آمین۔

عبد اللہ خان
(پروپرائٹر افغان کریانہ سٹور راولپنڈی)

نوٹ:۔ عبد اللہ خان صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴